سوال

نوماہ کی حاملہ بیوی سے جماع کرنے کے بارہ میں کیا راہنمائی ہے، کیا اس وقت جماع کرنا مکروہ ہے یا کہ عورت کو کوئی نقصان ہوگا، یا کہ بچہ جلد پیدا ہوجائیگا؟

جواب

الحمد للہ

اول :

ہر وقت اور ہر حالت میں بیوی سے لطف اندوز ہونا جائز ہے، الا یہ کہ جس سے شریعت نے منع کیا ہے کہ دبر میں وطئ کرنا حرام ہے، اور اسی طرح حیض یا نفاس کی حالت میں بھی جماع کرنا حرام کیا گیا ہے.

رہا مسئلہ حاملہ بیوی کا تو اس سے جماع کرنے کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے، لیکن اگر خدشہ ہو بچے کو ضرر و نقصان پہنچے گا، اور اس ضرر کا اندازہ بھی تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر ہی لگا سکتی ہے

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں تم اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ البقرۃ (223).

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا کہنا ہے :

الحرث : یہ بچہ پیدا ہونے کی جگہ ہے

تو تم اپنی کھیتی میں آؤ.

یعنی جیسے چاہو آگے سے یا پچھلی جانب سے ایک ہی جگہ یعنی بچہ پیدا ہونے والی جگہ میں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (588/1).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا :

حمل کے عرصہ میں خاوند کے لیے بیوی سے کب جماع سے اجتناب کرنا واجب ہوتا ہے ؟

اور کیا خاص کر حمل کے پہلے تین ماہ کے دوران بیوی سے جماع کرنے سے بچے کے لیے نقصاندہ ہیں ؟

لیبیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"جب حمل کو ضرر اور نقصان نہ ہو تو حاملہ عورت سے جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ حائضہ عورت سے جماع کرنا ممنوع ہے

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور آپ سے حیض کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں، آپ انہیں کہہ دیجئے کہ حیض کی حالت میں عورتوں سے علیحدہ رہو، اور ان کے پاک ہونے تک ان کے قریب مت جاؤ، جب وہ پاک صاف ہو جائیں تو پھر جہاں سے اللہ نے حکم دیا ہے وہیں سے ان کے پاس آؤ، یقینا اللہ سبحانہ وتعالی توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے البقرۃ (222).

اور نفاس والی عورت بھی اس طرح ہے کہ اس سے پاک ہونے تک جماع نہیں کیا جائیگا، اور اسی طرح حج اور عمرہ کا احرام باندھنے والی عورت سے بھی " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد العزیز آل شیخ

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ صالح الفوزان

الشیخ بکر ابو زید

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (353/19).

اور شیخ عبد اللہ بن منیع حفظہ اللہ سے حاملہ عورت سے جماع کے بارہ میں دریافت کیا گیا

ان کا جواب تھا :

" شریعت اسلامیہ میں حاملہ عورت سے خاوند کا جماع کرنا ممنوع نہیں ہے، بلکہ یہ نہی تو حیض اور نفاس والی عورت کے ساتھ خاص ہے، لیکن اگر تجربہ کار ڈاکٹر کسی خاص حالت کی بنا پر یہ فیصلہ کریں کہ اس سے جماع کرنا اس کی صحت کے لیے نقصاندہ ہے تو یہ حالت خاص ہے، اس پر قیاس نہیں کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں : فتاوی و بحوث الشیخ عبد اللہ بن منیع (228/4).

مزید آپ سوال نمبر (21725) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں

دوم :

رہا مسئلہ حمل کے آخری مہینہ میں جماع کرنا بیوی کے لیے نقصاندہ ہے یا نہیں ؟

اس کے بارہ میں تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر سے رابطہ کیا جائے کیونکہ یہ عورت کی طبیعت اور حمل کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، اور حمل کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے اثرات کے اعتبار

سے ہوگا، جو مختلف ہوتے ہیں، اور اسے ماہر لیڈی ڈاکٹر ہی بتائے گی

لیکن اصل کے اعتبار سے یہی ہے کہ حمل کی حالت میں جماع کرنے سے نہ تو عورت کو کوئی نقصان ہے، اور نہ ہی بچہ کو کوئی ضرر ہوتا ہے

بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پیٹ میں پائے جانے والے بچے کو کھیتی سے مشابہت دی ہے، اور آدمی کی منی کو اس پانی سے جو اس کھیتی کو لگایا جاتا ہے

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی کے پانی سے ماں کے پیٹ میں بچے کو فائدہ ہوتا ہے، جس کا معنی یہ ہوا کہ حالت حمل میں بیوی کے ساتھ جماع کرنا اور رحم میں انزال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے نقصان نہیں

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں :

وطئ بچے کی سماعت اور بصارت میں اضافہ کا باعث بنتی ہے "

دیکھیں : زاد المعاد (5/140).

رہا مسئلہ کہ بچے کی پیدائش جلد ہوجاتی ہے، یہ قول صحیح نہیں، الا یہ کہ اگر جماع بڑی زبردستی اور شدت سے کیا جائے، اور عورت کا رحم کمزور ہو تو پھر تجربہ کار لوگوں کا قول یہی ہے

اس لیے خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی حاملہ بیوی کی نفسیات کا بھی خیال کرے، اور اس کی تکلیف کا بھی، اور خاص کر آخری ایام میں کیونکہ اس کے لیے تو بیٹھنا بھی دوبھر ہوجاتا ہے، اس لیے خاوند کو جماع کے لیے مناسب حالت اختیار کرنی چاہیے تاکہ بیوی کو ضرر نہ ہو، اور نہ ہی بچے کو نصان پہنچے

واللہ اعلم

اسلام سوال وجواب

104164